4

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡم   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

Office Of The Sadr Majlis Ansarullah Bharat

دفتر صدر مجلس انصاراللہ بھارت

Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516 Dt.Gurdaspur (PUNJAB)

Ph: +91-01872-220186, Fax : +91-01872-224186, Mob. +91-9815016879, E-Mail : ansarullah@qadian.in

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عظیم المرتبت بدری صحابی حضرت ابوعبیدۃ بن جراح رضی اللہ عنہ کے اوصاف حمیدہ کا ایمان افروز تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 9/اکتوبر 2020ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد (برطانیہ)

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: گزشتہ خطبہ میں حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کا ذکر ہو رہا تھا آج بھی اس کا بقیہ حصہ بیان ہوگا۔ 15 ہجری میں شام میں سب سے بڑا معرکہ یرموک کی وادی میں دریائے یرموک کے کنارے ہوا۔ رومی اڑھائی لاکھ کے قریب جنگجو میدان میں لائے جبکہ مسلمانوں کی تعداد تیس ہزار کے قریب تھی جن میں ایک ہزار صحابہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تھے اور ان میں ایک سو کے قریب بدری صحابہ تھے۔ رومیوں کے سپہ سالار نے جارج نامی رومی قاصد کو اسلامی لشکر کی طرف بھیجا۔ جب وہ اسلامی لشکر میں پہنچا تو مسلمان مغرب کی نماز ادا کر رہے تھے۔ اس نے مسلمانوں کو خشوع و خضوع کے ساتھ خدا کے سامنے سجدہ ریز ہوتے دیکھا تو بہت متاثر ہوا۔ اس نے حضرت ابوعبیدۃ سے چند سوالات کئے جن میں سے ایک یہ تھا کہ حضرت عیسیٰ کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے۔ حضرت ابوعبیدۃ نے قرآن کریم کی آیت پڑھی جس کا ترجمہ یہ ہے کہ اے اہل کتاب اپنے دین میں حد سے تجاوز نہ کرو۔ اللہ کے متعلق حق کے سوا کچھ نہ کہو یقیناً مسیح عیسی ابن مریم محض اللہ کا رسول ہے اور اس کا کلمہ ہے جو اس نے مریم کی طرف اتارا اور اس کی طرف سے ایک روح ہے پس اللہ پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لے آؤ اور تین مت کہو باز آؤ کہ اس میں تمہاری بھلائی ہے یقیناً اللہ ہی واحد معبود ہے وہ پاک ہے اس سے کہ اس کا کوئی بیٹا ہو۔ اسی کا ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے اور بحیثیت کارساز اللہ بہت کافی ہے۔ پھر اسکے بعد اگلی آیت پڑھی۔ لَنْ يَّسْتَنْكِفَ الْمَسِيْحُ اَنْ يَّكُوْنَ عَبْدًا لِّلّٰهِ وَلَا الْمَلٰٓئِكَةُ الْمُقَرَّبُوْنَ۔ مسیح ہرگز اس امر کو برا نہیں منائے گا کہ وہ اللہ کا ایک بندہ متصور ہو اور نہ ہی مقرب فرشتے اسے برا منائیں گے۔ جارج نے جب قرآن شریف کی اس تعلیم کو سنا تو پکار اٹھا کہ بیشک مسیح کے یہی اوصاف ہیں اور کہا کہ تمہارا پیغمبر سچا ہے اور مسلمان ہو گیا

عیسائی لشکر کو بھی حضرت ابوعبیدۃ ؓ نے اسلام کی دعوت دی مگر نتیجہ لاحاصل رہا اور جنگ کی تیاری شروع ہوگئی[4]۔ حضرت ابوعبیدہ ؓ نے لشکر سے ایک پُرجوش خطاب فرمایا۔ آپ نے فرمایا: اللہ کے بندو خدا کی مدد کے لئے آگے بڑھو وہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے قدموں کو ثبات عطا کرے گا۔ اے اللہ کے بندو صبر کرو کہ صبر ہی کفر سے نجات کا ذریعہ، خدا کو راضی کرنے کا سبب اور عار کو دھونے والا ہے۔ اپنی صفوں کو مت توڑنا لڑائی کی ابتدا تم نہ کرنا نیزوں کو تان لو ڈھالوں کو سنبھال لو اور زبانوں کو خدا کے ذکر سے تر رکھو تا خدا اپنی منشاء کو پورا کرے۔ لشکر کفار سمندر کی لہروں کی طرح آگے بڑھا۔ ابتداء میں رومیوں کا پلڑا بھاری رہا اور انہوں نے مسلمانوں کو دھکیلنا شروع کیا۔ عیسائیوں نے اپنے کچھ تیر انداز ایک ٹیلے پر بٹھا دیئے اور انہیں ہدایت کردی کہ وہ اپنے تیروں سے خصوصیت کے ساتھ صحابہ کو نشانہ بنائیں۔ وہ جانتے تھے کہ جب بڑے بڑے لوگ مارے گئے تو باقی فوج کے دل خود بخود ٹوٹ جائیں گے اور وہ میدان سے بھاگ جائیں گے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ کئی صحابہ مارے بھی گئے اور کئی کی آنکھیں بھی ضائع ہوگئیں۔ عکرمہ نے یہ حالت دیکھی تو حضرت ابوعبیدۃ کی خدمت میں عرض کی کہ صحابہ بہت بڑی خدمات کر چکے ہیں اب ہم جو بعد میں آئے ہیں ہمیں ثواب حاصل کرنے کا موقع دیا جائے ہم لشکر کے قلب میں یعنی درمیان والے حصہ میں حملہ کریں گے اور عیسائی جرنیلوں کو مار ڈالیں گے۔ حضرت ابوعبیدۃ نے فرمایا کہ یہ بڑے خطرے کی بات ہے اس طرح تو جتنے نوجوان جائیں گے وہ سب مارے جائیں گے۔ عکرمہ نے کہا کہ یہ ٹھیک ہے مگر اس کے سوا کوئی چارہ بھی نہیں۔ آخر حضرت ابوعبیدۃ نے ان کے اصرار پر انہیں اجازت دے دی۔ اس پر انہوں نے لشکر کے مرکزی حصہ پر حملہ کیا اور اسے شکست دے دی لیکن اس لڑائی میں ان میں سے اکثر نوجوان شہید ہوگئے۔ اسّی ہزار کفار پیچھے ہٹتے ہوئے دریائے یرموک میں ڈوب کر مر گئے۔ ایک لاکھ رومیوں کو مسلمانوں نے میدان جنگ میں قتل کیا۔ مسلمان تین ہزار کے قریب شہید ہوئے۔ یہ تھی جنگ یرموک۔

یرموک کی فتح سے چند روز قبل حضرت عمرؓ نے شام کی فوجوں کی قیادت حضرت ابوعبیدۃ ؓ کے سپرد کی۔ حضرت خالدؓ اس وقت کمانڈر تھے۔ جب مسلمانوں کو فتح ہوئی تو حضرت خالدؓ کا لشکر عراق واپس جانے لگا۔ جب حضرت خالدؓ روانہ ہونے لگے تو انہوں نے لوگوں سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ تمہیں خوش ہونا چاہئے کہ اس امت کے امین تمہارے والی ہیں اس پر ابوعبیدۃ ؓ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے سنا ہے کہ خالد بن ولید خدا کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہے۔ غرض اس طرح محبت اور احترام کی فضا میں دونوں قائد ایک دوسرے سے جدا ہوئے۔

حضور انور نے فرمایا: یہ ہے مؤمن کا تقویٰ کہ نہ نام کی خواہش نہ نمود کی خواہش نہ کسی افسری اور عہدے کی خواہش۔ مقصد ہے تو صرف ایک کہ خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کی جائے اور خدا تعالیٰ کی بادشاہت دنیا میں قائم کی جائے۔ فرمایا: پس یہ لوگ ہمارے لئے اسوہ حسنہ ہیں اور ہر عہدے دار کو بلکہ ہر احمدی کو ان باتوں کو اپنے سامنے رکھنا چاہیئے۔

شام کے لوگ مختلف مذاہب کے پیرو تھے زبانوں کا اختلاف تھا ان کی نسلیں مختلف تھیں۔ حضرت ابوعبیدۃ بن جراحؓ نے ان میں عدل و مساوات قائم کیا داخلی امن و سکون بحال کیا ہر ایک کو مذہبی آزادی دی۔ حضرت ابوعبیدہؓ ہی کی کوششوں سے جو عرب لوگ شام میں آباد تھے اور عیسائی مذہب کے پیرو تھے اسلام کی آغوش میں آ گئے۔

حضور انور نے فرمایا: فتح بیت المقدس کا واقعہ بیان کرتا ہوں اس کا بھی تعلق حضرت ابوعبیدۃؓ کے ساتھ ہے۔ حضرت عمرو بن عاصؓ کی قیادت میں اسلامی لشکر فلسطین کی طرف بڑھا انہوں نے جب فلسطین کے شہروں کو فتح کر کے بیت المقدس کا محاصرہ کر لیا تو حضرت ابوعبیدۃؓ کا لشکر بھی ان سے آن ملا عیسائیوں نے قلعہ بندی سے تنگ آ کر صلح کی پیشکش کی لیکن شرط یہ رکھی کہ خود حضرت عمرؓ آ کر صلح کا معاہدہ کریں۔ حضرت ابوعبیدۃؓ نے عیسائیوں کی اس پیشکش کو حضرت عمرؓ تک پہنچایا۔ حضرت عمرؓ ربیع الاول 16 ہجری کو مدینہ سے روانہ ہو کر جابیہ مقام پر جو دمشق کے مضافات میں ایک بستی ہے وہاں پہنچے جہاں قائدین نے آپ کا استقبال کیا۔ آپ نے فرمایا کہ میرا بھائی کہاں ہے۔ لوگوں نے پوچھا یا امیر المؤمنین آپ کی مراد کون ہے۔ آپ نے فرمایا ابوعبیدۃؓ۔ عرض کیا گیا کہ ابھی آتے ہیں اتنے میں حضرت ابوعبیدۃؓ اونٹنی پر سوار ہو کر آئے اور سلام عرض کر کے خیریت دریافت کی۔ حضرت عمرؓ نے باقی سب لوگوں کو جانے کے لئے کہا اور خود حضرت ابوعبیدۃؓ کے ساتھ ان کی قیام گاہ پر تشریف لائے۔ گھر پہنچ کر دیکھا کہ وہاں صرف ایک تلوار ڈھال چٹائی اور ایک پیالے کے سوا کچھ نہ تھا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا اے ابوعبیدۃ کچھ سامان بھی مہیا کر لیتے۔ حضرت ابوعبیدۃؓ نے عرض کی یا امیر المؤمنین یہ ہمیں آسائش کی طرف مائل کر دے گا۔

ارباز بن ساریہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت ابوعبیدۃؓ طاعون سے بیمار ہوئے تو میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضرت ابوعبیدہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے سنا ہے کہ جو طاعون سے مرے وہ شہید ہے۔ جو پیٹ کی بیماری سے مرے وہ شہید ہے۔ جو ڈوب کر مرے وہ شہید ہے اور جو چھت کے گرنے سے دب کر مر جائے وہ شہید ہے۔ جب حضرت ابوعبیدۃؓ کا آخری وقت آیا تو لوگوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ نے بنی آدم کیلئے

موت مقدر کر رکھی ہے۔ ہر شخص مرے گا عقلمند وہ ہے جو موت کیلئے تیار رہتا ہے اور اس دن کیلئے تیاری کرتا ہے۔ امیر المؤمنین کو میرا اسلام پہنچا دینا اور عرض کرنا کہ میں نے تمام امانتیں ادا کردی ہیں پھر حضرت ابوعبیدۃ ؓ نے فرمایا کہ مجھے میرے فیصلہ کے مطابق یہیں دفن کر دینا چنانچہ اردن کی زمین میں وادی بیسان میں آپ کی قبر ہے۔آپ نے 18 ہجری میں 58 سال کی عمر میں وفات پائی۔ جب حضرت ابوعبیدہ ؓ کی وفات ہوئی تو حضرت معاذ ؓ نے لوگوں سے کہا لوگو آج ہم میں سے وہ شخص جدا ہوا ہے جس سے زیادہ صاف دل بے کینہ لوگوں سے محبت کرنے والا اور ان کا خیر خواہ میں نے نہیں دیکھا۔ دعا کرو کہ اللہ اس پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے۔

حضرت عمر ؓ نے ایک دفعہ اپنے ساتھیوں سے فرمایا کہ میری یہ خواہش ہے کہ یہ گھر حضرت ابوعبیدۃ بن جراح ؓ اور حضرت معاذ بن جبل ؓ اور سالم مولیٰ ابوحذیفہ ؓ اور حضرت حذیفہ بن یمان ؓ جیسے لوگوں سے بھرا ہوا ہو۔ پس کیا خوش قسمت ہیں یہ لوگ جو دنیا میں بھی اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے تھے اور اگلے جہان میں بھی اس کی رضا حاصل کرنے والے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: ان کا ذکر آج ختم ہوا۔ کچھ جنازے پڑھاؤں گا۔ ایک ہمارے شہید ہیں پروفیسر ڈاکٹر نعیم الدین خٹک صاحب ابن فضل دین خٹک صاحب ضلع پشاور۔ 5 اکتوبر کو مخالفین نے انہیں فائر کر کے شہید کر دیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ شہید کی عمر 56 سال تھی۔ اللہ تعالیٰ مرحوم سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے اور ان کے لواحقین کو بھی صبر عطا فرمائے۔ بعدہ حضور انور نے عزیزم اسامہ صادق طالبعلم جامعہ احمدیہ جرمنی اور مکرم سلیم احمد ملک صاحب استاد جامعہ احمدیہ یو۔کے کے اوصاف حمیدہ بیان فرمائے۔ حضور انور نے مرحومین کیلئے دعا کے مغفرت فرمائی اور فرمایا کہ نمازوں کے بعد میں ان کی نماز جنازہ غائب بھی پڑھاؤں گا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔ عِبَادَ اللّٰہِ رحمکم اللّٰہ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔

Khulasa Khutba Juma Huzoor Anwar (aba) 9th - OCTOBER - 2020

BOOK POST (PRINTED MATTER)

To ....

....

....

....

From : Office Ansarullah Bharat, Aiwan-e-Ansar
Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516, Dt.Gurdaspur, PUNJAB